


# شکستہ حضرت خواجہ بریلک امام احمد رضا

مفتی محمد حسین قادری دارالافتاء اسلامیہ پاکستان



جماعت اہل سنت و جماعت  
دارالافتاء اسلامیہ پاکستان (پشاور)

عطاءے رسول، سلطان الہند، خواجہ خواجگان، غریب نواز سیدنا  
 حضرت معین الدین حسن بخاری جمیری قدس سرہ العزیز کے فضائل و  
 کمالات، کشف و کرامات اور فیوض و برکات سے روشناس ہونے  
 کیلئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی زبان  
 فیض ترجمان سے صادر ہوئے کلمات اور ان کی دربارِ خواجہ میں  
 حاضری کو اس تحقیقی مقالے میں ملاحظہ کیجئے۔ مکتبیہ

# ثناء حضرت خواجہ بزبان امام احمد رضا مؤتب

محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی  
 مدرس فیض العلوم دھکیڈیہ جمشید پور  
 باہتمام  
 جماعت رضائے مصطفیٰ درزی محلہ ڈورنڈا، رانچی

## جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

نام کتاب :- ثناء حضرت خواجہ بزبان امام احمد رضا

مرتب :- محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی

نظر ثانی :- مولانا نصیر احمد قادری صاحب (استاذہ مدرسہ فیض العلوم جمشید پور)

پروف ریڈنگ :- محمد عرفان رضوی، درجہ ثامنہ، مدرسہ فیض العلوم جمشید پور

کیوڈنگ :- محمد شمشیر عالم مصباحی، کلمہ پور، جمشید پور Mob. 9973609670

ناشر :- مجمع القادری، مدرسہ فیض العلوم دھکیڈ، جمشید پور 9835553380

باہتمام :- جماعت رضائے مصطفیٰ ڈورنڈہ، رانچی، جھارکھنڈ

طبعات :- ۱۳۳۳ھ / ۲۰۱۳ء

صفحات :- ۱۱۲

بدیہ :- ۵۰ روپے

### ملنے کے پتے....

(۱) جماعت رضائے مصطفیٰ، درزی محلہ، ڈورنڈہ، رانچی (جھارکھنڈ)

(۲) مجمع القادری، مدرسہ فیض العلوم دھکیڈ، جمشید پور۔

(۳) مکتبہ جام نور، ۳۳۳۔ ضیاء محل، جامع مسجد، دہلی

## انتساب

راقم السطور اپنی اس کاوش کو ان تمام اولیائے کرام، علمائے عظام اور علمائے المسلمین کی طرف منسوب کرتا ہے جو غوث اعظم محی الدین سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی، خواجہ خواجگان سرکار غریب نواز سیدنا معین الدین حسن بخاری، مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی اور سرکار مفتی اعظم سیدی مصطفیٰ رضا خاں بریلوی قدس سرہم سے محبت کرنے والے، ان سے نسبت خاص رکھنے والے اور ان کے خوب قدرداں ہیں۔

محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی

مدرسہ فیض العلوم دھکیڈ، جمشید پور

۷ مارچ الجیلانی ۱۳۳۳ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہدیہ تشکر

اللہ عزوجل اور نبی کریم ﷺ کا شکر ادا کرنے کے بعد ہم اپنے تمام احباب کا دل سے شکر یہ ادا کرتے ہیں جن کا اس رسالہ کی نظر ثانی، پروف ریڈنگ اور اس کی اشاعت میں تعاون رہا ہے، خصوصاً درج ذیل حضرات کا۔

(۱) محبت گرامی جناب حافظ جاوید حسین مصباحی، ورزی محلہ، ڈورنڈہ، رانچی (جھارکھنڈ) مع جمیع اراکین جماعت رضائے مصطفیٰ رانچی۔

(۲) محبت گرامی حضرت مفتی محمد مجیب الرحمن رضوی مصباحی، نئی بستی، راجہ تالاب، رائے پور (چھتیس گڑھ)۔

(۳) جناب الحاج کریم اللہ خاں عرف حاجی نواب خاں، آر، ڈی، اے پلاٹ، بجنے نگر رائے پور (چھتیس گڑھ)۔

اللہ تبارک و تعالیٰ فقیر قادری اور ان سب حضرات کی نیکیاں اپنے حبیب ﷺ کے طفیل قبول فرمائے اور جناب الحاج کریم اللہ خاں کے والد گرامی مرحوم محمد مصطفیٰ خاں اور والدہ مرحومہ خیر النساء کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

## تبصرہ عالیہ

از قلم: تاجدار صحافت علامہ مولانا سید محمد حسینی، مدیر ماہنامہ سنی آواز، ناگپور (مہاراشٹر)

حضرت مولانا سید محمد حسینی جماعت اہل سنت کے عظیم عالم دین، مایہ ناز محقق اور کبہ مشرق فککار ہیں اور حق یہ ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت کے بے باک ترجمان ہیں، چند روز قبل ان کے پاس محبت گرامی حضرت مفتی مجیب الرحمن رضوی مصباحی صاحب، رائے پور (چھتیس گڑھ) نے راقم الحروف کی کاوش ”ثنائے حضرت خواجہ بذاہن امام احمد رضا“ کا تذکرہ فرمایا اور حوصلہ افزائی کے طور پر اس کی بابت کچھ لکھ دینے کو عرض کیا، پھر حضرت سید صاحب سے موبائل پر گفتگو بھی کروائی، حضرت نے صمیم قلب کے ساتھ اس پر تبصرہ لکھنے کی آمادگی ظاہر فرمائی، حسن اتفاق کہ اس کے بعد جمشید پور کے قریب ایک آؤں سمیڑی، چکر دھر پور، ضلع سنگھ بھوم، بحیثیت خطیب ایک جلسہ میں رحمت کیلئے تشریف لائے، اس کی اطلاع حضرت مفتی موصوف نے دی اور بلا وقت کا حکم دیا۔ راقم السطور اپنی مدیم الفرصتی کے سبب وہاں نہ جاسکا مگر خطاب علم حافظ عرفان رضا اور مولانا سعید انور رضوی فیضی، امام دنداشاہی



چکر دھر پور کے توسط سے رسالہ مذکورہ کا مسودہ ارسال کر دیا، الحمد للہ حضرت سید صاحب نے اس کا مطالعہ فرمایا، انہیں یہ کتاب بہت پسند آئی جیسا کہ خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے اور مبارکباد دیتے ہوئے موبائل فون کے ذریعہ راقم کو اس کی اطلاع دی، پھر انہوں نے بمبئی وغیرہ کے تبلیغی دورہ پر رہے ہوئے بھی ایک مختصر جامع تبصرہ قلمبند کر کے میرے نام ارسال فرمایا۔

زیادہ اہم اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ راقم السطور نے سالانہ معارف رضا پاکستان اور حضور برہان ملت جہلمی علیہ رحمۃ الباری کی کتاب مستطاب "اکرام امام احمد رضا" کے حوالے سے حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ سے امام احمد رضا کے عشق و محبت اور ان کے دربار عالی میں حاضری کے ثبوت پر کچھ عبارتیں اس کتاب میں نقل کی ہیں، حضرت مولانا سید محمد حسینی قبلہ کی یہ کرم فرمائی کہ "اکرام امام احمد رضا" کی عبارت پر غبر لکھ کر اس کے ذیل میں مذکورہ موضوع سے متعلق حاشیہ تحریر فرمایا، راقم الحروف اسے یہاں درج کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے، یقیناً ایک آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی اس تائیدی عبارت سے اس کتاب میں چار چاند لگ گیا ہے "اکرام امام احمد رضا" اور حضرت سید صاحب موصوف کی وہ عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

"اعلیٰ حضرت نے بمبئی سے بریلی شریف کا قصد کیا، والد نے جہلم ر

شریف لے جانے کیلئے عرض کیا، فرمایا، ابھی تو اجیر شریف حاضری دیتا ہوا بریلی جاؤں گا، انشاء اللہ پھر کبھی جہلم آؤں گا"۔ (اکرام امام احمد رضا ص ۸۲، ناشر: مجلس علماء مظفر پور۔ مطبوعہ ۱۹۹۰ء)

(حاشیہ: از مولانا سید محمد حسینی صاحب)۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کے قیام اجیر مقدس کے دوران جمعہ مبارک پڑھا، اعلان عام ہوا کہ مجددین و ملت اعلیٰ حضرت بریلوی درگاہ معلیٰ اجیر مقدس میں مسجد شاہجہانی کے اندر قبل جمعہ حضرت خواجہ ہندوستان کی شان و ولایت پر بیان فرمائیں گے، اس جمعہ کو کئی گھنٹہ پہلے ہی نمازیوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا، یہاں تک کہ مسجد عقلی پوری بھر گئی، اور اس پاس کی خالی جگہیں بھی بھر گئیں، اعلیٰ حضرت کا حسب اعلان قبل جمعہ خواجہ پاک کی عظمت پر وعظ شروع ہوا، وعظ اتنا بصیرت افروز اور پر مغز تھا کہ حاضرین مجموعہ جموم اٹھے۔ انہیں میں شہنشاہ دکن میر عثمان علی صاحب نظام سابع حیدر آباد بھی موجود تھے، وہ اعلیٰ حضرت کا بیان دل آفریں سن کر چل اٹھے، کافی تاخیر سے جمعہ ہوا، اعلان ہوا کہ باقی بیان بعد نماز عشاء اسی مسجد شاہجہانی میں ہوگا، لوگ خوشی سے جموم اٹھے، چنانچہ بعد نماز عشاء اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے بیان شروع فرمایا، رات کا کافی حصہ گزر گیا، مجمع کے اندر نظام حیدر آباد بھی بیٹھے سنتے رہے، چونکہ نظام حیدر آباد حضرت سیدنا خواجہ پاک کے بہت زیادہ معتقد تھے، عرس مقدس میں شریک ہوتے تھے، اس کے علاوہ سال

میں کئی بار اجیر شریف حاضر ہوتے تھے، انہوں نے اپنی عقیدت کی یادگار درگاہ معلیٰ میں ”نظام گیٹ“ کی صورت میں تعمیر کر کے ظاہر کیا جو آج بھی موجود ہے، نظام حیدر آباد اپنے مرکز عقیدت حضرت خواجہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی کے دلائل و براہین سے مزین پر مغزیان سن کر جھوم اٹھے اور اعلیٰ حضرت کے معتقد ہو گئے، منا کے بعد نظام حیدر آباد اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے، تمام حاضر باش لوگوں میں بلا امتیاز وہ خود بھی بیٹھ گئے، درمیان میں موقع پا کر نظام حیدر آباد نے اعلیٰ حضرت سے التجا کیا کہ حضور! میں آپ سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا کہیے، تو نظام حیدر آباد نے عرض کیا کہ حضور! میری مملکت دکن کو اپنے وجود بافیض سے رونق بخشیے، میں آپ کی خدمت میں مملکت کے صدر الصدور کا عہدہ جلیلہ پیش کرنا چاہتا ہوں، اعلیٰ حضرت قدس سرہ بالکل منظر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، آپ کے اجماع میں فرمایا کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، نظام سکتے میں رہ گئے، پھر تھوڑی دیر کے بعد یہی عرض کیا، اعلیٰ حضرت قدس سرہ سنے پھر یہی جواب دیا، اسی طرح تین مرتبہ کہا، اعلیٰ حضرت نے یہی جواب دیا، شاہوں کا مزاج پل پل میں بدلتا رہتا ہے، کبھی وہ سلام پر رنجیدہ ہوتے ہیں، اور کبھی گالی پر انعام دیتے ہیں، اسی شاہانہ مزاج سے متاثر ہو کر نظام حیدر آباد بھی متاثر ہو گئے، آخر کار وہ اعلیٰ حضرت کے دشمن ہو گئے، میں نے تین مرتبہ ان سے عرض کیا، لیکن انہوں نے میری عرض قبول نہیں کی، یہی

دشمنی لنگر جب وہ واپس حیدر آباد پہنچے تو انہوں نے اعلیٰ حضرت پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی۔ اس کی بھی بڑی دردناک داستان ہے، پھر نظام نے بدایوں کا رخ کیا وہاں سے مولانا عبد القدیر بدایونی کو بلوایا، انہیں صدر الصدور حیدر آباد کا عہدہ تفویض کیا، اس کے بعد کے حالات جو اعلیٰ حضرت پر گزرے ہیں، اس کی تفصیل کا ایک مستقل باب ہے، یہاں اس کے ذکر کی گنجائش نہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے اپنے قیام اجیر مقدس کے درمیان جن حضرات کو خلافت سے سرفراز فرمایا یا مرید کیا، ان کو سلسلہ چشتیہ میں کیا، ان کی اولاد کے افراد آج بھی موجود ہیں۔

**کچھ کتاب اور مؤلف کتاب کے بارے میں :** میں گزشتہ ماہ چکر دھر پور ضلع سنگھ بھوم (جھاڑکھنڈ) پر وگرام میں گیا ہوا تھا، حضرت علامہ مولانا مفتی عابد حسین صاحب قادری نوری مدظلہ العالی سے فون پر گفتگو ہوئی، آپ نے بتایا کہ وہ ”شاء حضرت خواجہ بزبان حضرت امام احمد رضا“ نامی تازہ تالیف میں مصروف ہیں سن کر بڑی مسرت ہوئی، اور اسی رات جلیسے میں آپ نے ایک صاحب کے ہاتھ سے اس کا ایک نسخہ بھی میرے پاس بھیجا، میں نے شروع سے آخر تک پڑھا، کتاب کی حسن ترتیب اور مضامین بے حد پسند آئے، موصوف نے سلطان البند حضرت سیدی خواجہ ہندوستان غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان زیبا میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے جو خراج عقیدت پیش کیا

ہے، اس کو ترتیب دینے کا تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے، نیز معترضین کے اعتراضات کا بہت نفیس اور شاندار پیمانے پر جواب دیا ہے، آپ نے پوری جماعت اہلسنت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ہے، ویسے بھی حضرت علامہ مفتی عابد حسین صاحب کا نام جماعت اہلسنت میں بڑا باوقار نام ہے، آپ مستقل طور پر تدریس و تصنیف و تالیف میں مصروف رہتے ہیں، ملک میں آپ کی پہچان اسی سے ہے، خداوند قدوس آپ کی تمام دینی و مذہبی خدمات کو قبول فرمائے اور بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ فقط

سید محمد حسینی اشرفی مصباحی،

چیف ایڈیٹر ماہنامہ سنی آواز، ناگپور

ماہ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۳ھ

## تأثر گرامی

از قلم حضرت مولانا مفتی محبوب الرحمن رضوی مصباحی، رائے پور (چھتیس گڑھ)

سرزمین ہند میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے لاکھوں مشائخ، علماء اور صوفیاء نے نمایاں خدمات اور کارنامے انجام دیئے ہیں، ان کے وجود مسعود کی برکتوں نے لوگوں کو متاثر کیا اور عظمت کدہ شرک کو حق و صداقت، توحید و رسالت کے نور سے منور کیا، ان ستودہ صفات روحانی ہستیوں میں سب سے زیادہ روشن نام شیخ المشائخ خواجہ خواجگان، سلطان الہند، عطاءے رسول، امام ارباب طریقت، پیشوائے اصحاب حقیقت، معین حق و ملت حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی بخاری جمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے، آپ کا نقش و ام اسلامیان ہند کے دلوں پر آج تک ثبت ہے اور آپ کا تذکرہ تاریخ ہند کی مقدس امانت بن چکا ہندوستان کے عظیم کشور کشانا جداروں کی عکرائی اور رعب و دبدبہ کا دور ختم ہو چکا ہے مگر ہند کے رابعہ حضرت خواجہ کی روحانی عظمت و سطوت کی عکرائی آج بھی قائم ہے۔

تقریباً آٹھ سو سال کا عرصہ گزر گیا، بے شمار انقلابات رونما ہوئے، ہزاروں تاجدار آتے جاتے رہے مگر جمیر مقدس کی سرزمین پر آسودۂ خواب تاجدار کی شوکت و اقتدار اور محبوبیت و مقبولیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اصحاب

افتدار، فاقہ مست، درویش سب کی جبین نیاز خواجہ کے آستانے پر جھکتی رہی اور بلا تفریق مذہب و ملت ہر ایک کے دل میں حضرت خواجہ کی عقیدت و محبت کا چراغ جلتا رہا، حالات کی تیز و تند آمدنیوں میں یہ چراغ گل کیا ہوتا، اس کی لوبھی مدھم نہ پڑی، حضرت خواجہ کی درگاہ کل بھی منع فیوض و برکات تھی اور آج بھی قبلہ حاجات ہے، وہاں پہنچ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کرم گستر، رعایا پرور سلطان کا فیض رساں دربار سجا ہوا ہے، جہاں خلقت کا ایک جھوم ہر وقت اپنی مرادیں لے کر حاضر رہتا ہے، یہی وہ حقیقت ہے کہ یہاں آکر شاہ و گد اور امیر و فقیر ایک ہو جاتے ہیں، اپنے اور بیگانے کی تفریق مٹ جاتی ہے، ہر ایک زبان ثنائے حضرت خواجہ سے تر ہو جاتی ہے، سلاطین وقت ہوں یا صوفیائے طریقت، اولیاء امت ہوں یا علمائے ملت سب نے اپنے اپنے انداز میں اپنی اپنی بساط کے مطابق حق شاخوانی ادا کرنے کیلئے زبان و قلم کو جنبش دیا اور اوصاف و کمالات حضرت خواجہ بیان کئے، اس مقام پر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ثنائے حضرت خواجہ سے زبان امام احمد رضا خاموش ہو، جن کی زندگی کی ہر ہر ادا سے مدحت انبیاء کرام و اولیاء عظام عیاں ہے، جن کی زبان و بیان کو یہ شرف و سند حاصل ہے کہ

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم  
جس سمت آگئے ہو نیکے بٹھا دیئے ہیں

آج کل کچھ کوتاہ نظر، تعصب و تعنت اور بغض و حسد کے شکار، بظاہر حضرت خواجہ کے وفادار، درحقیقت مسلک خواجہ و رضا کے غدار اور خدا کے قہر و

غضب کے حقدار، یہ شور مچاتے پھر رہے ہیں کہ مجدد اعظم، امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان نے حضرت خواجہ غریب نواز (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی عظمت و رفعت کے خطبے نہیں پڑھے، آپ کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان نہیں ہوئے، یہ الزام کہاں تک سچ ہے؟ زیر نظر کتاب سہمی پہ "ثنائے حضرت خواجہ بزبان امام احمد رضا" کا ورق الیہ! اور حق و انصاف کی نظر سے کتاب کو پڑھیے، شکوک و شبہات کا ازالہ کیجئے، اپنے سینے کو معلومات کا خزانہ بنائیے اور معاندین و مخالفین حضرت خواجہ و رضا کو دندان شکن جواب دیئے کیلئے تیار ہو جائیے، نیز فاضل مرتبہ محمد العلماء، زبدۃ الاصفياء، نقیب الاولیاء، خطیبہ حضرت محدث کبیر و حضور تاج الشریعہ و حضور امین شریعت حضرت علامہ مفتی محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی مدظلہ العالی کو داد و تحسین اور مخصوص دعاؤں سے نواز دیئے، جنہوں نے عاشقان خواجہ و رضا کی طرف سے اسے تہنیت دیکر آنکھوں کو نور، دلوں کو سرور بخشا اور احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ انجام دیا ہے، موصوف تقریباً ۷۷ سال سے جامعہ فیض العلوم جمشید پور کے ممتاز مدرس، قابل قدر شیخ الحدیث، نقاد مفتی، اور نباض قاضی ریاست جہاد کھنڈ، شاعر خطیب و ادیب اور کامیاب مصنف ہیں، آنجناب کو اللہ تعالیٰ نے عجیب و غریب صلاحیتوں کا مالک بنایا ہے، جب آپ کے درس و تدریس کی مصروفیت و مشغولیت دیکھی جاتی ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کے سوا آپ کا کوئی دوسرا مشغلہ ہی نہیں ہے، سداً افتاء و قضاء پر فائز ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ



صرف یہی آپ کا کام ہے، جلسہ گاہ میں کرسی خطابت پر جلوہ بار ہوتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ یہ آپ کی صنعت و حرفت ہے، اور جب تصنیف و تالیف کیلئے قلم اٹھاتے ہیں تو یہ یقین ہوتا ہے کہ بحر تحقیق و تدقیق کے غواص ہیں، جو تہہ بہ تہہ حق و صداقت کے موتیاں جمع کرنے میں سارا وقت صرف کر رہے ہیں جب کہ اس کے علاوہ تفکیمی و تحریری کام، طالبان علوم نبویہ کی تربیت و اصلاح، ادارے کی اقتصادی بہتری کیلئے رابطہ عامہ کا کام، مزید براں عبادات، اور ادو وظائف اور معمولات بھی ان کے وقوف پر ادا ہو رہے ہیں، بس آپ کی ذات کو ایک جملہ میں سمجھ لیا جائے کہ ایک ذات بہت ساری صلاحیتوں کی انجمن ہے، اور "اس معادیت پہ زور بازو نیست تانہ بخشہ خدائے بخشندہ" کے آپ صداق اعلیٰ ہیں، اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کتاب کو بھی دیگر تصنیفات کی طرح شرف قبولیت سے مشرف فرمائے اور آپ کے علم و عمل اور تصنیفی خدمات میں خوب سے خوب تر برکتیں عطا فرمائے۔ آمین بجا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فقیر محمد مجیب الرحمن قادری، مصباحی

بانی و صدر مدرس لیضان غوث الوری ازیارہ مدرسہ اہلسنت فیضان اسلام گندہار، جہارکھنڈ  
خادم الامۃ مسجد غریب نواز، بچے مگر رائے پور، چھتیس گڑھ،

۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ بمطابق

۱۳ اپریل ۲۰۱۳ء بروز بدھ

## تبصرہ

از قلم: جناب حافظ محمد جاوید حسین مصباحی صاحب

خطیب و امام مسجد چشتیہ، درزی محلہ، ڈورنہ اور انچی (جہارکھنڈ)

اجنبی کو برا، صحیح کو غلط اور صحیح کو جھوٹ ثابت کرنے کیلئے کچھ لوگ ہمدردی معصوف عمل رہتے ہیں، لیکن ہزار کوششوں کے باوجود صداقت کا پرچم ہمیشہ بلند ہی رہتا ہے، امام احمد رضا علیہ الرحمہ اور خانوادہ بریلی شریف کی علمی، دینی اور ملی خدمات سے ہندو پاک اور عالم اسلام کا کون خوش عقیدہ شخص ہے جو واقف نہیں، بیگانے بھی اعتراف حقیقت پر مجبور ہیں، لیکن اس کے باوجود بعض ایسے وقت اپنی شہرت کے کھولے سیکے کو رائج الوقت کا مقام دینے کیلئے عوام الناس کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اہل بریلی نے کوئی ایسا کارنامہ انجام نہیں دیا ہے کہ انہیں امتیازی شان کا مستحق سمجھا جائے، آج بعض مام نہاد مقررین اور بازاری مصنفین کی زبان و قلم سے منتقل ہو کر عوام الناس میں بھی اب یہ چرچا ہونے لگا ہے کہ جلسوں اور کانفرنسوں میں مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگانا ضروری نہیں بلکہ مسلک غریب نواز کا نعرہ لگنا چاہیے، سوال یہ ہے کہ کون کہتا ہے کہ مسلک غریب نواز کا نعرہ نہیں لگنا چاہیے، ضرور یہ نعرہ بھی شامل ہونا چاہیے مگر ان کا مقصد مسلک غریب نواز کے نعرے کو فروغ دینا نہیں ہے بلکہ اعلیٰ حضرت سے بغض و حسد کی آگ میں جل بھن کر پس پردہ مسلک اعلیٰ حضرت کے نعرے کو بند کرنا ہے۔

یہ حضرات کم پڑھے لکھے لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے کبھی کبھی یہ سوال بھی اٹھاتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں کوئی تعریفی کلمہ نہیں لکھا ہے۔ جبکہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوب ثنا خوانی کی ہے گویا حضور غریب نواز سے وہ بغض رکھتے تھے (العیاذ باللہ) کوئی یوں کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے دربار خواجہ میں حاضری بھی نہ دی۔۔۔ اس قسم کی چلائی ہوئی مسوم ہوائیں ملک بھر میں جماعت اہلسنت کو دیمک کی طرح چاٹ کر کھوکھلا کر رہی ہیں اور انہیں کی قوت مضبوط ہوتی چلی جا رہی ہے، انہیں وجوہات کے سبب تاجپز نے محسوس کیا کہ کاش کوئی ایسا رسالہ منصہ شہود میں آتا جو حضور غریب نواز علیہ الرحمہ سے امام احمد رضا کے عشق و عقیدت کو ظاہر کرنے والا ہو۔

بحمدہ تعالیٰ میری گزارش کو ادارہ شریعہ جہاد کھنڈ کے صدر قاضی، خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت مولانا مفتی عابد حسین صاحب قادری، رضوی، نوری، مصباحی، مدرسہ فیض العلوم جمشید پور نے شرف قبولیت سے نوازا اور زیر نظر مضمون زینت قمر طاس فرما کر لوگوں کی معلومات میں اضافہ کیا، بلاشبہ یہ حضور غریب نواز علیہ الرحمہ کا روحانی فیض ہے۔

مفتی صاحب موصوف نے اس کتاب میں موضوع سے متعلق دلائل و شواہد کا انبار لگا دیا ہے اور نہایت سنجیدگی اور سلیقے کے ساتھ یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا جہاں سیدنا امام حسن، سیدنا امام حسین اور سیدنا

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عاشق و شیدائی اور مدح خواں تھے وہیں عطا نے رسول، گلشن زہرا کے سبکتے پھول حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر آل رسول ﷺ بلکہ تمام اولیاء اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عاشق صادق اور زمزمہ خواں ہیں اور انہوں نے صرف ان کی تعریف و توصیف ہی نہ کی بلکہ موقع نکال کر ان کی بارگاہوں میں حاضری بھی دی ہے، ہاتھ کٹن کو آری کیا ہے، اوراق الہیے اور حقائق کے انوار ساطع سے اپنے سینے کو منور کیجئے، خوش قسمتی سے اس کتاب کی طباعت کا سہرا جماعت رضائے مصطفیٰ جہاد کھنڈ، ذورنڈ، رانچی کے احباب و اراکین اور رائے پور کے محقر قوم جناب الحاج کریم اللہ خاں عرف حاجی نواب خاں صاحب کے سر جاتا ہے۔

جماعت رضائے مصطفیٰ ذورنڈ، رانچی کے احباب و کارکنان حسین و مبارک باد کے کے مستحق ہیں کہ اس دور پر فتن میں مراسم اہلسنت کو عام کرنا، رخیج النور شریف، محرم الحرام شریف اور اعراس اولیائے کرام کے مواقع پر جلسہ و کانفرنس کرا کر خطائے کرام کے بیانات کا اہتمام کرنا اور دیگر احسن تدابیر کے ذریعہ نوجوانوں میں دینی و مسلکی بیداری پیدا کرنا، ان کا طرہ امتیاز ہے، مولیٰ تعالیٰ بطفیل مصطفیٰ ﷺ و غوث و خواجہ اور رضائے اللہ تعالیٰ عنہم ان تمام کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر ان کیلئے توشیح آخرت بخائے آمین

محمد جاوید حسین مصباحی

خطیب و امام مسجد پشتہ، رانچی، ذورنڈ، رانچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## آغازِ سخن

جمہورِ مسلمین کے راستے اور طریقے و چھوڑ کر ایک راستہ اختیار کر رہے  
کوئی سی بات نہیں ہے۔ ہم اور میں محدث۔ پندرہ فرما۔ یہ صبر و رعب ہے جس جو  
جمہورِ مسلمین سے ہٹ کر رہنا ایک نظریہ قاصر رہتا ہے اور وہ یہ امام اور علما۔  
دین سے بغض و حسد اور عداوت رکھتے رہتے ہیں۔ اس دور پر فتن میں بھی تنگی پر  
گئے جانے والے چند اشخاص ملتے ہیں، جو اللہ کے ولیوں اور رسول ﷺ کے  
ارثین علماء ملت اسلام سے دشمنی اور بغض و حسد رکھتے ہیں، کوئی رہبر احمد  
محمد یہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہتے تو کوئی بھی اس  
بزرگ سیدنا اثنین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کبر رکھتا ہے، کوئی خواجہ  
خواجگان حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملو کوئی بارہویں صدی ہجری  
کے مجدد سلطان اورنگ زیب علیہ الرحمۃ سے، کوئی محابہ جنگ آزادی استقامت و شہادت  
مدرسہ فضیل حق خیر تادی علیہ الرحمۃ سے عداوت رکھتا ہے، تو کوئی اسی حضرت امام  
احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ سے کج تاراج گواہ ہے کہ اس ایسے مرم  
اور علما کے عقلمند سے نفرت کرنے والے وہی عابد و خادم ہو گئے۔

یہ حقیقت ہے کہ چار پر قلم کے ادا ہوا اپنے چہرے و نقوش سے آگاہ

کر رہا ہے، امام احمد رضا جو مقرب ولی اللہ اور وارث رسول اللہ تھے، جو وقت  
کے مفسر اعظم، مجدد اعظم و رفیقہ اعظم تھے، جنہوں نے علم و عمل، رہبر و سرور  
سے حینِ بزم میں ملت کی خوب خدمت کی تھی کہ خوں کا آخری قطرہ نچوڑ کر  
رکھ دیا، ان لئے اکابر علماء و مشائخ بلکہ تمام اہلسنت نے انہیں مجدد اعظم کے  
لقب سے یاد کیا، اس کا بیان سننے کو "تہ من آیات اللہ" اور "مبخرۃ امن  
معجزات رسول اللہ" جانا، یہ سے ولی اللہ اور وارث نبیاء ہیں جن سے سینکڑوں  
کرامتیں ظاہر ہوئیں، جن کی یہ ساری خدمات جلیلہ چار جلدوں پر مشتمل  
"حیات اعلیٰ حضرت" مصنفہ ملک العلماء مفتی ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ و  
دیگر کتب سوانح میں مرقوم ہیں مگر ایسی باتیں جامع الصفات اور  
صاحب انکرامات عبقری شخصیت کے محدث۔ پندرہ حاسدین ہیں تو یہ بھی کوئی  
نئی بات نہیں مگر انہیں صلائے عام ہے۔

سب دن سے جلتے والوں کے گل ہوئے چہرے

احمد رضا کی طبع فردزاں۔ آن بھی

منہ قصہ رضا تو بلند کافی ہے

تم سے پہلے ہی زیچے چہرے کے دکھ دو

فتاویٰ رصبیہ تو ایک بات ہے

زارعدتی بخشش کی پڑا ہے ادا

بہر صورت امام عظیم ابوحنیفہ مجدد وقت سلطان اور عجم رب اور مجدد  
عظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ان کے علم و فضل سے محسوس کر دیا، لہذا ان کے حاسدین  
ہر دور میں تھے ورنہ آج بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہیں۔

کے طرف اعدائے ایں، ایک طرف حاسدین  
بندہ ہے تنہا شہاء تم پہ کروڑوں درود

ان حاسدین کا جواب خود ان کا انبیا مسد ہے، کیونکہ حسد کی آگ میں  
جہنم اور اپنی عاقبت بر باد رہا اس کا مقدرت، البتہ میں نے یہ چند مظلوم شہداء  
حق کیسے قلمبند کر دی ہیں۔ تاکہ وہ حقائق سے آشنا رہیں۔

اس کاوش کو رفیق محترم، مفتی مجیب الرحمن رضوی مصباحی، نئی بہتی، راجہ  
طالب، رائے پور (چھتیس گڑھ) اور محب راہی جناب حافظ جاوید حسین رضوی  
امام مسجد درزی محلہ، ڈیرہ رنجی (جھارکھنڈ) کے اصرار سے منظر عام پر لا کر  
آخری فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں اور راج اہل آیت کریمہ کی تلاوت پر  
قلم روا کرتے ہیں۔ فیصلہ کن فیصلہ علیٰ سادہ کلمہ ہو، انکم بس ہو  
الہدای منبلا (ترجمہ: تم فرماؤ اسباب اپنے طریق پر کام کرتے ہیں تو تمہارا  
رب خوب جانتا ہے کہ کون زیادہ راہ پر ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله تعالى و صلواته على رسوله الا على

محمد المصطفى و على اله المحبتي و اصحابه نجوم

الهدى و علماء ائمة اولي النهى و اولياء مئة بدور لدحي

## ثنائے حضرت خواجہ بزبان امام احمد رضا

۱۔ رجب المرجب، حضور خدیج عرب و ربیعہ الرحمتہ و رضوان کے  
عرس مبارک کی تاریخ ہے، آج ۱۔ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۸ مئی  
۲۰۱۲ء ہے، حضرت قدس سرہ کا آنحضرت سالہ (۸۰۰) عرس ہے، آپ کا اصاب  
۱۶۳۳ء میں ہوا، آج ہر طرف ان کے عرس شریف کی اہمیت ہے، میکشوں کا ہجوم  
ہے، پوری دنیا کے مسلمانوں میں چل چل رہا ہے، دروہانیت کی ہر ہے، جمیر  
مقدس میں گل رشنی بھی جھڑکیں سے، عاشقان خواجہ راہوں کی تعداد میں اپنے  
جسموں کے ساتھ اور کروڑوں کی تعداد میں قرآن خوانی، فاتحہ خوانی، جلسہ اور  
تقسیم لکڑ کے ذریعے اپنی روحوں کے ساتھ، رکاوٹوں میں پہنچ رہے ہیں، آج  
ڈیرہ رنجی میں اور دھکیڈیہ، جھڈ پور میں، بابا دودا، اراکین جماعت  
رضائے مصطفیٰ راہی و حشید پور (جھارکھنڈ) سے اسی آنحضرت سالہ عرس خواجہ کے  
فیوض و برکات لوٹنے کی غرض سے قرآن خوانی، فاتحہ خوانی، نعت خوانی، ان کی



شام حوائی اور تقسیم شیرینی کا پروگرام رکھا ہے، ان طور کے لکھے جانے کے وقت یہ فقیر ہاتھوں ایک جلسہ (جلسہ خوب غریب و ور) میں بحیثیت خطیب شرکت کی عرض سے مزین میں میضا سفر کر رہا ہے اور اہل مکہ نہاں خانے سے اچانک اٹھے والا یہ خیاب پردہ فکر سے بار بار فکر فکر کر رہا ہے کہ اس سفر کو یادگار اور خوشگوار بنانے کیلئے عاشق مصطفیٰ و فدا آل مصطفیٰ امام احمد رضا کے توسط سے شہزادہ رسوں سطعے رسوں، گلشن رس کے ملکتے چوں، امام حسین کی آنکھوں کے نور حضور خواجه غریب نواز علیہ رحمۃ وارضوانی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا جائے اور عقیدت کی سوغات پیش کی جائے، لہذا درج ذیل طور حاضر خدمت ہیں۔

### ع۔ مگر قبول اقتدا ہے عز و شرف۔

عدائے دین اور حاسدین کی طرف سے سر ہے جانے کی بالکل امید نہیں ہے اور نہ ہی ان کے طعن و تشنیع کی فکر ہے۔ "نہ مرا نوش رخسیر نہ مریش رطعن پیش نظر ہے، اللہ بارگاہ سولی سے شرف قبول کی امید قویٰ تر ہے۔

یہ مسئلہ حقیقت ہے کہ امام احمد رضا ایک بچے عاشق رسول کا نام ہے، اس کی زندگی کا نصب العین ہی محبت خدا اور عشق مصطفیٰ تھا جس کا اعتراف چوں نے بھی کیا درغیروں نے بھی کیا ہے، آپ کے سیکڑوں رسالے، ضخیم کتابیں، تقریباً "تھو ہزار صفحات پر مشتمل "تہذیب رضویہ" کی بارہ جلدیں اور ۱۱ حصوں پر مشتمل مجموعہ نعت و منقبت "حداائق عشق" اسی عشق و محبت کی جیتی

جانگی تصویریں ہیں۔

وہ نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات سراپا قدس سے بلند نیا آل اطہار اور جن جن چیزوں کو ان سے ذرہ برابر بہت حاصل ہو گئی اس سے بھی بے پناہ عشق و محبت رکھتے اور اس کی تعظیم و تہلیل کرتے تھے، آپ کی زندگی کا یہ حصہ بڑا تابناک ہے کہ جب بھی آپ کبیدہ خاطر ہو جاتے تو خدا بخیر دیتے، اس وقت ہی کی مجال نہ تھی کہ آپ کو منہ، بل خانہ آپ کی نفس خوب پہچانتے تھے کہ امام احمد رضا سب کی بات ٹھکرانے میں مگرتں رسول کی بات نہیں مان سکتے، ابدادہ نو محمد مسجد بروہی شریف کے سادات کرام کے پاس پہنچ کر فریادیں ہو جاتے، اس رسالت شریف رستے، جو انہی کا علم ہوتا فوراً اٹھانے لگتے، یہ دیکھنے و راجعہ ملاحظہ اسلام جیسا دینی قلعہ کیونکر معرض وجود میں آیا، امام احمد رضا اپنی قیمتی، خطیبی مصروفیات کے سبب کوئی مدرسہ کھولنا نہیں چاہتے، اور حضرت محمد رسول اللہ کی خواہش ہے کہ اہلسنت کا مرکز قائم ہو، لاکھوں ان دونوں نے ایک آن رسول، سید امیر احمد مرحوم کو وسیلہ بنایا، ایسوں نے امام احمد رضا سے اپنے موثر الفاظ میں کہا کہ امام احمد رضا کو "آل رسول کی بات ماننے بھی کوئی چارہ کار نہ رہا، اور اہل سنت کا مرکز قائم کر دیا، تاریخ میں یہ بات نقش کا حجر ہو گئی کہ "رچہ دارالعلوم مظہر اسلام کے بانی امام احمد رضا اور جتہ اسلام ہیں مگر حقیقت میں حضرت سید صاحب موصوف کا مرہون سنت ہے، اگر وہ امام احمد رضا سے یہ کہتے تو اہلسنت کو یہ دولت نہ ملتی

اور اسی لئے آپ کی تصنیفات میں محمد اعلیٰ ریت رسول اور دیگر آل رسول کی مدح و ستائش نظم و نثر کی صورت میں خوب ملتی ہے اور کبھی موقع میرے ہاتھوں کی بارگاہوں میں حاضری بھی دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

”یہ تھوڑی دیر گیسو ہو کر دیکھا جائے کہ سرکارِ عظمہ خواجہ بندہ حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ وارضواں امام احمد رضا خاں محدث بریلوی کی نظر میں کس شان کے ولی ہیں وہ ان کی بارگاہ میں کس طور سے سعادت بخش کرتے ہیں مدح و ستائش کرتے ہیں ان کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوتے اور عقیدت و محبت کے پھول نچھوڑتے ہیں یہاں ان کا دفاع بھی کرتے مگر کوئی دشمن اعتراض کرتا ہے تو اس کا منہ توڑ جواب بھی دیتے ہیں، آپ نے اس سب کا مطالعہ کیا جائے اور حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ سے محبت و عقیدت اور اس کے ادب و احترام کا سید امام احمد رضا سے معلوم کیا جائے۔

رضا کی نظر میں حضرت خواجہ کا مقام۔ البتہ پہلے یہ ذہن نشیں کریں کہ حضور خواجہ خوجگان علیہ الرحمۃ وارضواں کا نام نامی اسمِ نرانی ”حسن“ ہے، اسی لیے آپ ”حسن خجری“ سے بھی جانا جاتے ہیں مگر آپ کے القاب و خطابات بہت ہیں، جو آپ کی خوبیوں پر ہاں ہیں، کیونکہ شریعتِ اسماء عظمیٰ محاسن پر دست کرتی ہے، آپ کا ایک خطاب ”سلطان الہند“ ہے جس کے معنی ہیں ”ہندوستان کے بادشاہ“ ہندوستان کی بادشاہت فضل کی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سونپی تھی، وہ ”خطاب“ معین الحق

اور معین الدین“ ہے، جس کے معنی ہیں ”حق کی حمایت کرنے والی اور دین اسلام کی مدد کرنے والا“ تیسرا خطاب ”غریب نواز“ ہے، چونکہ آپ سارے غریبوں کی بالخصوص مدد کرتے ہیں، انہیں خوب نوازتے ہیں، اس لیے آپ غریب نواز ہیں اور یہ نہیں کہ آپ صرف غریبوں کو نوازتے ہیں، بلکہ امیروں کو بھی نوازتے ہیں، آپ غریب نواز بھی ہیں اور امیر نواز بھی، آپ کے در پہ امیر ہو کر غریب ہو، بادشاہ ہو کہ در پر، سب غریب ہی بن کر حاضر ہوتے ہیں بڑے بڑے کچھکھاہٹ زمانہ آپ کے در پہ بھکاری بن کر حاضر ہوتے اور خوب پاتے ہیں، جو اپنی شان امیری کے لئے تر آئیں، منہ کی کھائیں، دھتکارے جائیں، اور جو بخیر و نیار کے ساتھ آتے ہیں دونوں ہاتھ بھر کر جاتے ہیں، پھر یہ کہ امراء اور رؤسا کا تو سب خیاں کرتے ہیں، مجبوراً یہ مسرور و اکتال تو اس میں ہے کہ غریبوں کی حاجت روائی کی جائے اور یہ بد شبہ اولیاء اللہ کی شان ہے، ورنہ اس خود غرض، مادی دنیا میں غریبوں کا پرہیز حال کون ہوتا ہے؟ بلکہ شبہ آپ سے رسول ہیں، عانی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل پاک سے ہیں، ہمنوئے اہل بیت کرام ہیں، آپ خلی و واثق ہیں، ہند کے راجہ اور ہم سب کے خولہ ہیں، جود و سخا تو آپ کے گھر کی باندی ہے، اہل بیت کرام اور آل رسول کی شان تو یہ ہے۔

خود بھوکے رہ لیتے تھے اوروں کو کھلا دیتے تھے

کتنے اچھے تھے محمد مصطفیٰ کے گھرانے والے

آپ کے مجموعہ خطابات میں سے خواجہ ہند اور خواجہ خواجگان بھی ہے، اس سے کہ خواجہ کے معنی "آقا اور مالک" کے ہیں تو حضرت خواجہ بہر مسلہوں کے "قاہمولی" ہیں بلکہ خواجہوں سے خواجہ ہیں۔

اس تمہید کے بعد دیکھئے کہ عاشق رسول اور شیدائے آل رسول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی، خواجہ غریب نوار کے خصائل حمیدہ اور درجات رفیعہ کو کس حد تک آپ سے ایسے میں بیان کرتے ہیں۔

آپ ایک سوال سے جواب میں حضور غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی کی شان و بھیمری اور حضور خواجگان معین الدین اس سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فیوض و برکات اور شان غریب و رازی و اہمی کتاب مستطاب "فتاویٰ رضویہ" میں بلا سے جامع اور عمدہ الفاظ میں بیان کرتے ہیں، ملاحظہ ہو

"حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور و بھیم ہیں اور حضرت سلطان الہند معین الحق والدین ضرور غریب نواز"۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد یازدہم، ص ۳۳، ناشر، رضا اکیڈمی ممبئی)

(نوٹ)۔ یہ اور اس کے علاوہ امام احمد رضا قدس سرہ کی کئی عبارتیں راقم السطور نے اپنی تالیف "مقام غوث اعظم و امام احمد رضا" میں نقل کی ہیں، وہاں دیکھی جاسکتی ہیں۔

ہمیں یہاں عرض یہ کرنی ہے کہ امام احمد رضا، خواجہ غریب نواز کے ایسے عقیدت مند بلکہ عشق کی حد تک پہنچے ہوئے شیدائی ہیں کہ بہر تقدیر ان کا دفاع کرتے، ان کی قرار واقعی شان و جا کر کرتے اور ان پر کیے گئے کسی طرح کے اعتراض کا دندان شکن جواب بھی دیتے ہیں، مذکورہ ہمارا عبارت میں جہاں یہ واضح کیا کہ حضرت خواجہ ہندوستان کے بادشاہ حق کی اعانت کرنے والے، اویں کے مددگار اور غریب نواز ہیں، وہیں حضرت کا دفاع کر کے مخالفین کو جواب دہ بھی کیا ہے۔

چشتی سلسلہ کے عظیم بزرگ اور حضرت خواجہ کے بواسطہ مرید و خلیفہ قدوم بہاری حضرت شرف الدین احمد بک منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک عبارت کے حوالے سے کسی نے امام احمد رضا سے سوال کیا تو اس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے ایک مستقل رسالہ "حجب العوار" قلمبند کر دیا، جو آج بھی دستیاب اور دیدنی ہے۔

خواجہ غریب نوار کے خلیفہ اول حضرت قطب الدین، نقیہ رکا کی اور اس کے باواسطہ خلیفہ حضرت نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تذکرہ نہایت اچھوتے انداز میں امام احمد رضا قدس سرہ اپنی تصنیفات و مخطوطات میں کرتے نظر آتے ہیں بلکہ حضور نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ اور خود حضور خواجہ علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضری دینے اور عقیدت کا خراج

















از این جوانی یکی حاضر بر او در آن مجلس  
 به نام ...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...

...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...

...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...

...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...

...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...

...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...  
 ...



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

۱۱۱. مے بہ شہر میں ہے۔ یہاں سے چلے گا۔

۱۱۲. مے بہ شہر میں ہے۔ یہاں سے چلے گا۔

۱۱۳. مے بہ شہر میں ہے۔ یہاں سے چلے گا۔

۱۱۴. مے بہ شہر میں ہے۔ یہاں سے چلے گا۔

۱۱۵. مے بہ شہر میں ہے۔ یہاں سے چلے گا۔

۱۱۶. مے بہ شہر میں ہے۔ یہاں سے چلے گا۔

۱۱۷. مے بہ شہر میں ہے۔ یہاں سے چلے گا۔

۱۱۸. مے بہ شہر میں ہے۔ یہاں سے چلے گا۔

۱۱۹. مے بہ شہر میں ہے۔ یہاں سے چلے گا۔

۱۲۰. مے بہ شہر میں ہے۔ یہاں سے چلے گا۔

[illegible]







۱. چنانچه که می بینید که در این کتاب  
 ۲. در این کتاب که در این کتاب  
 ۳. در این کتاب که در این کتاب  
 ۴. در این کتاب که در این کتاب  
 ۵. در این کتاب که در این کتاب  
 ۶. در این کتاب که در این کتاب  
 ۷. در این کتاب که در این کتاب  
 ۸. در این کتاب که در این کتاب  
 ۹. در این کتاب که در این کتاب  
 ۱۰. در این کتاب که در این کتاب

۱. چنانچه که می بینید که در این کتاب  
 ۲. در این کتاب که در این کتاب  
 ۳. در این کتاب که در این کتاب  
 ۴. در این کتاب که در این کتاب  
 ۵. در این کتاب که در این کتاب  
 ۶. در این کتاب که در این کتاب  
 ۷. در این کتاب که در این کتاب  
 ۸. در این کتاب که در این کتاب  
 ۹. در این کتاب که در این کتاب  
 ۱۰. در این کتاب که در این کتاب



۱. ...  
 ۲. ...  
 ۳. ...  
 ۴. ...  
 ۵. ...  
 ۶. ...  
 ۷. ...  
 ۸. ...  
 ۹. ...  
 ۱۰. ...  
 ۱۱. ...  
 ۱۲. ...  
 ۱۳. ...  
 ۱۴. ...  
 ۱۵. ...  
 ۱۶. ...  
 ۱۷. ...  
 ۱۸. ...  
 ۱۹. ...  
 ۲۰. ...  
 ۲۱. ...  
 ۲۲. ...  
 ۲۳. ...  
 ۲۴. ...  
 ۲۵. ...  
 ۲۶. ...  
 ۲۷. ...  
 ۲۸. ...  
 ۲۹. ...  
 ۳۰. ...  
 ۳۱. ...  
 ۳۲. ...  
 ۳۳. ...  
 ۳۴. ...  
 ۳۵. ...  
 ۳۶. ...  
 ۳۷. ...  
 ۳۸. ...  
 ۳۹. ...  
 ۴۰. ...  
 ۴۱. ...  
 ۴۲. ...  
 ۴۳. ...  
 ۴۴. ...  
 ۴۵. ...  
 ۴۶. ...  
 ۴۷. ...  
 ۴۸. ...  
 ۴۹. ...  
 ۵۰. ...  
 ۵۱. ...  
 ۵۲. ...  
 ۵۳. ...  
 ۵۴. ...  
 ۵۵. ...  
 ۵۶. ...  
 ۵۷. ...  
 ۵۸. ...  
 ۵۹. ...  
 ۶۰. ...  
 ۶۱. ...  
 ۶۲. ...  
 ۶۳. ...  
 ۶۴. ...  
 ۶۵. ...  
 ۶۶. ...  
 ۶۷. ...  
 ۶۸. ...  
 ۶۹. ...  
 ۷۰. ...  
 ۷۱. ...  
 ۷۲. ...  
 ۷۳. ...  
 ۷۴. ...  
 ۷۵. ...  
 ۷۶. ...  
 ۷۷. ...  
 ۷۸. ...  
 ۷۹. ...  
 ۸۰. ...  
 ۸۱. ...  
 ۸۲. ...  
 ۸۳. ...  
 ۸۴. ...  
 ۸۵. ...  
 ۸۶. ...  
 ۸۷. ...  
 ۸۸. ...  
 ۸۹. ...  
 ۹۰. ...  
 ۹۱. ...  
 ۹۲. ...  
 ۹۳. ...  
 ۹۴. ...  
 ۹۵. ...  
 ۹۶. ...  
 ۹۷. ...  
 ۹۸. ...  
 ۹۹. ...  
 ۱۰۰. ...

۱. ...  
 ۲. ...  
 ۳. ...  
 ۴. ...  
 ۵. ...  
 ۶. ...  
 ۷. ...  
 ۸. ...  
 ۹. ...  
 ۱۰. ...  
 ۱۱. ...  
 ۱۲. ...  
 ۱۳. ...  
 ۱۴. ...  
 ۱۵. ...  
 ۱۶. ...  
 ۱۷. ...  
 ۱۸. ...  
 ۱۹. ...  
 ۲۰. ...  
 ۲۱. ...  
 ۲۲. ...  
 ۲۳. ...  
 ۲۴. ...  
 ۲۵. ...  
 ۲۶. ...  
 ۲۷. ...  
 ۲۸. ...  
 ۲۹. ...  
 ۳۰. ...  
 ۳۱. ...  
 ۳۲. ...  
 ۳۳. ...  
 ۳۴. ...  
 ۳۵. ...  
 ۳۶. ...  
 ۳۷. ...  
 ۳۸. ...  
 ۳۹. ...  
 ۴۰. ...  
 ۴۱. ...  
 ۴۲. ...  
 ۴۳. ...  
 ۴۴. ...  
 ۴۵. ...  
 ۴۶. ...  
 ۴۷. ...  
 ۴۸. ...  
 ۴۹. ...  
 ۵۰. ...  
 ۵۱. ...  
 ۵۲. ...  
 ۵۳. ...  
 ۵۴. ...  
 ۵۵. ...  
 ۵۶. ...  
 ۵۷. ...  
 ۵۸. ...  
 ۵۹. ...  
 ۶۰. ...  
 ۶۱. ...  
 ۶۲. ...  
 ۶۳. ...  
 ۶۴. ...  
 ۶۵. ...  
 ۶۶. ...  
 ۶۷. ...  
 ۶۸. ...  
 ۶۹. ...  
 ۷۰. ...  
 ۷۱. ...  
 ۷۲. ...  
 ۷۳. ...  
 ۷۴. ...  
 ۷۵. ...  
 ۷۶. ...  
 ۷۷. ...  
 ۷۸. ...  
 ۷۹. ...  
 ۸۰. ...  
 ۸۱. ...  
 ۸۲. ...  
 ۸۳. ...  
 ۸۴. ...  
 ۸۵. ...  
 ۸۶. ...  
 ۸۷. ...  
 ۸۸. ...  
 ۸۹. ...  
 ۹۰. ...  
 ۹۱. ...  
 ۹۲. ...  
 ۹۳. ...  
 ۹۴. ...  
 ۹۵. ...  
 ۹۶. ...  
 ۹۷. ...  
 ۹۸. ...  
 ۹۹. ...  
 ۱۰۰. ...







[illegible][illegible]

۱. در صورتی که در یک سال دو بار بارش اتفاق افتد، بارش را در هر بار نصف می‌کنند. مثلاً اگر بارش در یک سال ۱۰۰ میلی‌متر باشد، در هر بار ۵۰ میلی‌متر در نظر می‌گیرند.

$\frac{d}{dt} \left( \frac{\partial L}{\partial v^j} \right) = \frac{\partial L}{\partial x^j}$

[illegible]









[illegible]

۱۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو قتل کر دیا تو اس کی سزا موت ہے۔

۱۔ اگر کسی شخص نے اپنے گھر میں ایک بڑا سا درخت لگا دیا تو اس کا ثواب کتنا ہوگا؟

[illegible][illegible]

کتابخانه جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

ہے یا آپ اس وقت کے لئے؟

کافی حد تک = ۷۵ سے ۸۵ فیصد  
بہت زیادہ = ۸۵ سے ۹۵ فیصد

مجلس شورای ملی  
روز شنبه ۱۳۰۲/۱۲/۱۵

مجلس شورای اسلامی - تهران - ۱۳۵۷

پیشہ ورانہ تعلیم کے شعبے

---

[illegible]

مکتبہ اہل بیت کے قیام کے بعد اہل بیت کے قیام کے بعد اہل بیت کے قیام کے بعد

میں نے اسے دیکھا تھا۔ وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا۔

$$C_{12} = \frac{1}{2} \left( \frac{1}{C_{11}} + \frac{1}{C_{22}} \right) = \frac{1}{2} \left( \frac{1}{1.5} + \frac{1}{1.5} \right) = \frac{1}{1.5} = 0.67$$

Handwritten text in Arabic script, likely a manuscript page. The text is written in a cursive style and is mostly illegible due to the quality of the scan. It appears to be a single column of text.

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰





۱. جو کہ ...  
 ۲. جو کہ ...  
 ۳. جو کہ ...  
 ۴. جو کہ ...  
 ۵. جو کہ ...  
 ۶. جو کہ ...  
 ۷. جو کہ ...  
 ۸. جو کہ ...  
 ۹. جو کہ ...  
 ۱۰. جو کہ ...

Handwritten text in Arabic script, likely a manuscript or a page from a book. The text is written in a cursive style and is arranged in several lines. The page is numbered "11" in the bottom right corner.





از حیث صفت آن را در علم شریعت به سه مرتبه است

۱- صفت اول آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۲- صفت دوم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۳- صفت سوم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۴- صفت چهارم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۵- صفت پنجم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۶- صفت ششم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۷- صفت هفتم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۸- صفت هشتم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۹- صفت نهم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۱۰- صفت دهم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۱۱- صفت یازدهم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۱۲- صفت دوازدهم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۱۳- صفت سیزدهم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۱۴- صفت چهاردهم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۱۵- صفت پانزدهم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۱۶- صفت شانزدهم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۱۷- صفت هجدهم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۱۸- صفت نوزدهم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۱۹- صفت بیستم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۲۰- صفت بیست و یکم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۲۱- صفت بیست و دوم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۲۲- صفت بیست و سوم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۲۳- صفت بیست و چهارم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۲۴- صفت بیست و پنجم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۲۵- صفت بیست و ششم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۲۶- صفت بیست و هفتم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۲۷- صفت بیست و هشتم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۲۸- صفت بیست و نهم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۲۹- صفت سی و یکم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۳۰- صفت سی و دوم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۳۱- صفت سی و سوم آن که در علم شریعت به سه مرتبه است

۱۔ اگر  $a, b, c$  مثبت ہوں تو  $a^2 + b^2 + c^2 \geq ab + bc + ca$  ثابت کریں۔  
 ۲۔ اگر  $a, b, c$  مثبت ہوں تو  $a^3 + b^3 + c^3 \geq ab^2 + bc^2 + ca^2$  ثابت کریں۔  
 ۳۔ اگر  $a, b, c$  مثبت ہوں تو  $a^2b + b^2c + c^2a \geq abc$  ثابت کریں۔  
 ۴۔ اگر  $a, b, c$  مثبت ہوں تو  $a^2 + b^2 + c^2 \geq a^2b + b^2c + c^2a$  ثابت کریں۔  
 ۵۔ اگر  $a, b, c$  مثبت ہوں تو  $a^3 + b^3 + c^3 \geq a^2b + b^2c + c^2a$  ثابت کریں۔  
 ۶۔ اگر  $a, b, c$  مثبت ہوں تو  $a^2 + b^2 + c^2 \geq a^2b + b^2c + c^2a$  ثابت کریں۔  
 ۷۔ اگر  $a, b, c$  مثبت ہوں تو  $a^3 + b^3 + c^3 \geq a^2b + b^2c + c^2a$  ثابت کریں۔  
 ۸۔ اگر  $a, b, c$  مثبت ہوں تو  $a^2 + b^2 + c^2 \geq a^2b + b^2c + c^2a$  ثابت کریں۔  
 ۹۔ اگر  $a, b, c$  مثبت ہوں تو  $a^3 + b^3 + c^3 \geq a^2b + b^2c + c^2a$  ثابت کریں۔  
 ۱۰۔ اگر  $a, b, c$  مثبت ہوں تو  $a^2 + b^2 + c^2 \geq a^2b + b^2c + c^2a$  ثابت کریں۔

[illegible][illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

Figure 1. *Phylogenetic tree of the 16S rDNA sequences of the 10 isolates. The scale bar represents 0.01 substitutions per site.*









در تمامه کائنات و در هر یک از این عالمها  
 ۱- در هر یک از این عالمها  
 ۲- در هر یک از این عالمها  
 ۳- در هر یک از این عالمها  
 ۴- در هر یک از این عالمها  
 ۵- در هر یک از این عالمها  
 ۶- در هر یک از این عالمها  
 ۷- در هر یک از این عالمها  
 ۸- در هر یک از این عالمها  
 ۹- در هر یک از این عالمها  
 ۱۰- در هر یک از این عالمها

در هر یک از این عالمها  
 ۱- در هر یک از این عالمها  
 ۲- در هر یک از این عالمها  
 ۳- در هر یک از این عالمها  
 ۴- در هر یک از این عالمها  
 ۵- در هر یک از این عالمها  
 ۶- در هر یک از این عالمها  
 ۷- در هر یک از این عالمها  
 ۸- در هر یک از این عالمها  
 ۹- در هر یک از این عالمها  
 ۱۰- در هر یک از این عالمها

نام نہاد ہوا کہتے ہیں کہ ان کی شہریت ہے۔ یہاں  
 دہلی کا قاضی خان ادا پات کا یہ کہ نہ تو وہ یہاں سے ہیں نہ  
 جہاں سے۔ یہ دست بیل میں ہو گا جو کلاں پہنے ہوئے ہو گا  
 خان ادا پات کا یہ کہ اس خان کا یہ ہائیڈرو پلانٹ ہے جو  
 آگ سے ابھرتا ہے نہ ہوا سے نہ پانی سے۔ یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے  
 حضور ادا پات کا یہ کہ شہر ہے

یہ آگ میں ہو گا کہ آگ میں

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر

یہ کہہ کر وہ ہنس پڑے کہ یہ کہہ کر





اور میں نے گود لیتے ہوئے کہا کہ "میرے بچے کو دیکھو، وہ تو  
 جیسا کہ میں نے کہا تھا، وہ تو جیسا کہ میں نے کہا تھا۔"

طرحت اس طرح بر سر ذہن رکھنا چاہیے کہ یہ ممکن نہ ہو کہ جی۔ پی۔

۱۰۔ حکمت لکھی ہے کہ  
 کہنے لگے "کیا ہے؟" ان کا

[illegible]

طریقہ پنجم:  $\frac{1}{x^2} = x^{-2}$  کے مشتق  $\frac{d}{dx} x^{-2} = -2x^{-3} = -\frac{2}{x^3}$  ہے۔

[illegible][illegible]

جہاں تک وہاں کے لوگ تھے وہی جہاں تک وہاں کے لوگ تھے

بے گناہی کے لئے سب سے پہلے

$\frac{d}{dt} \left( \frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

۱۰۰٪ سے زیادہ  
 ۱۰۰٪ سے زیادہ

مجلسه اول در روز شنبه ۱۳۰۲ هجری قمری  
در محل اجتماعات و محاضرات

۱۔ یہ سب سے پہلے  
 ۲۔ اگرچہ اس کا مطلب ہے کہ

[illegible]

طریقہ سید کا نام ہے کہ یہ سب  
 نام ہے کہ یہ سب نام ہے کہ یہ سب

$\frac{d}{dt} \left( \frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

مکتبہ اسلامیہ، لاہور، پاکستان

جاءت في كتابه رحمه الله تعالى في قوله تعالى: "وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ الْمَبْنِيِّينَ" (النور: ٤٠) حيث قال: "والذين آمنوا وعملوا الصالحات هم الذين آمنوا بالله ورسوله وأقاموا الصلاة وآتوا الزكاة وحسنوا القول وهم الذين لهم أجر غير المبنيين أي غير الذين بنوا على ما سلفهم من الأعمال الصالحة".

نظیر ۳۰۲ شام طریقہ پشیمانی احمدی

ماتر سطل، دایه سطله

چنگا، یا نظر افش بود اس

فکر علی مقرر کرداتی می تان سر

اداره کس به راه چو راه

دانی کس به راه چو راه

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

ماتر سطل، دایه سطله

چنگا، یا نظر افش بود اس

فکر علی مقرر کرداتی می تان سر

اداره کس به راه چو راه

دانی کس به راه چو راه

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

فایده فایده فایده فایده

ساعت ششم و نیم - به یکدیگر آمدند و گفتند که  
 این کتاب از این کتاب است و این کتاب از این کتاب  
 تخریب گاه این کتاب است و این کتاب از این کتاب  
 این کتاب از این کتاب است و این کتاب از این کتاب  
 این کتاب از این کتاب است و این کتاب از این کتاب  
 این کتاب از این کتاب است و این کتاب از این کتاب

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است  
 این کتاب از این کتاب است  
 این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است

این کتاب از این کتاب است









مجتہد کے بعد اس حضرت سے حلقہ بہت بڑا ہے مگر دینی حلقہ میں پادریوں کو  
دیکھ کر کہا کہ "کلام غریبہ بنان امام احمد رضا" کے نام سے منسوب ہوا ہے۔

مصلحت موصول ہو رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس حلقہ میں  
اور ان کے بعد اس حلقہ میں اس حلقہ کی دینی تہذیب اور عقلی اور عقلی حلقہ  
چاہئے کہ اس حلقہ کے ساتھ اس حلقہ میں ہے۔

فقیر راقم البسمل نے حالیہ طرح کے مصلحت سے اس حلقہ میں  
والا مصلحت مصلحت کیا اور عقلی دینی حلقہ کی دینی تہذیب اور عقلی حلقہ  
چاہئے کہ اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں

یہ اگرچہ مصلحت ہے مگر اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
فقیر راقم البسمل نے اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
مصلحت مصلحت ہے مگر اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں

اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں

اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں

اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں

اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں

اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں

اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں

اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں

اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں

فقیر راقم البسمل نے اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں  
اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں اس حلقہ میں

## فہرست مضامین

صفحہ

نمبر

۱	انتساب	۳
۲	چرچا نقد	۴
۳	تہذیب و تمدن	۵
۴	جائزہ کرامی	۱۱
۵	تہذیب و تمدن	۱۵
۶	آداب و فنون	۱۸
۷	ادب و فنون	۲۸
۸	ادبیات و فنون	۳۳
۹	ادب و فنون	۳۸
۱۰	ادب و فنون	۴۷
۱۱	ادب و فنون	۴۴
۱۲	ادب و فنون	۴۵
۱۳	ادب و فنون	۴۸
۱۴	ادب و فنون	۵۰
۱۵	ادب و فنون	۵۸
۱۶	ادب و فنون	۵۹

صفحہ

نمبر

۱۷	ادب و فنون	۵۱
۱۸	ادب و فنون	۵۹
۱۹	ادب و فنون	۶۳
۲۰	ادب و فنون	۶۶
۲۱	ادب و فنون	۷۰
۲۲	ادب و فنون	۷۲
۲۳	ادب و فنون	۷۶
۲۴	ادب و فنون	۸۲
۲۵	ادب و فنون	۸۶
۲۶	ادب و فنون	۸۸
۲۷	ادب و فنون	۹۸
۲۸	ادب و فنون	۹۰
۲۹	ادب و فنون	۹۰
۳۰	ادب و فنون	۹۳
۳۱	ادب و فنون	۹۳
۳۲	ادب و فنون	۹۳
۳۳	ادب و فنون	۹۳